



## ۱۔ قانون سود، ۱۸۳۹ء

اس ایکٹ کی دفعہ ۱ میں کہا گیا ہے۔

۱۔ پس بذریعہ ہذا یہ قانون نافذ کیا جاتا ہے کہ ایسے قرضوں یا رقوم پر جو کسی وقت مقررہ پر یا بصورت دیگر واجب الادا ہوں، وہ عدالت جس کے سامنے ایسے قرضوں یا رقوم کی وصولی ہونی ہو۔ اگر وہ مناسب سمجھے تو قرض دہندہ کو اتنی شرح سے جو کہ رواں شرح سے زیادہ نہ ہو، اس وقت سے سود وصول کرنے کی اجازت دے سکتی ہے جب وہ قرضے یا رقوم واجب الادا ہوں۔ اگر ویسے قرضے یا رقوم تحریری دستاویز کے بموجب کسی وقت سے یا بصورت دیگر واجب الادا ہوں، اس صورت میں وہ سود اس وقت سے شمار کیا جائے گا جب ادائیگی کا تقاضا تحریری طور پر کیا گیا ہو، اور اس تقاضا کے ذریعے مقرض کو مطلع کیا گیا ہو کہ سود اس تقاضا کی تاریخ سے ادائیگی کی مدت پوری ہونے تک لاگو ہوگا۔ تاہم شرط یہ ہے کہ سود ایسی تمام صورتوں میں واجب الادا ہوگا جن میں اب وہ قانوناً قابل وصولی ہو۔“

کنسل کی سفارش: مذکورہ بالا دفعہ سود کے تعین کے بارے میں ہے جو کہ اسلام میں حرام ہے جیسا کہ راہنما اصول نمبر ۱ میں صراحت کی گئی ہے۔ اس لئے کنسل سفارش کرتی ہے کہ اس دفعہ کو حذف کر دیا جائے یا اس میں اس طرح ترمیم کر دی جائے کہ سود کا لین دین ممنوع قرار پائے۔

## ۲۔ قانون انہاروز نکاسی آب ۱۸۷۳ء

قانون معنونہ بالا کی دفعہ ۱۳ کی عبارت حسب ذیل ہے:

”۱۳۔ اس حصہ کے تحت معاوضہ کی تمام واجب الادا رقوم اس معاوضہ کے بارے میں دعویٰ پیش کرنے کے ۳ مہینے بعد واجب الادا ہوگی، جو پانی کی بندش، کمی یا نقصان کی بابت طلب کیا گیا ہو اور ایسی رقم پر ۶ فیصد سالانہ کی شرح سے اس مدت کے لئے اس باقی ماندہ رقم پر سود وصول کرنے کی اجازت ہوگی جو مذکورہ بالا ۳ ماہ کی مدت گزرنے کے بعد بھی ادا نہ کی گئی ہو، ماسوائے جبکہ ویسی رقم کی عدم ادائیگی کا سبب غفلت ہو یا دعویٰ دار نے اس کی وصولی سے انکار کر دیا ہو۔“

کنسل کی سفارش: مذکورہ بالا دفعہ سود کے تعین کے بارے میں ہے جو کہ اسلام میں حرام ہے جیسا کہ راہنما اصول نمبر ۱ میں صراحت کی گئی ہے۔ پس کنسل سفارش کرتی ہے کہ اس دفعہ کو حذف کر دیا جائے

یاس میں اس طرح ترمیم کر دی جائے کہ سود کا لین دین ممنوع قرار پائے۔

۳۔ دائرہ کار و وصولی مالیہ صوبہ سندھ ایکٹ، ۱۸۷۶ء

قانون معنونہ بالا کی دفعہ ۶ کی عبارت حسب ذیل ہے:-

”۶۔ مال افسران کے خلاف کسی دیوانی عدالت میں ایسے فعل کی بابت ہر جانہ کا دعویٰ دائر نہیں کیا جاسکے گا جو نیک نیتی سے کیا گیا ہو یا انہوں نے ایسے قانون کی دفعات کی تعمیل میں جو قومی طور پر نافذ العمل ہو، کرنے کا حکم دیا ہو۔

اگر کوئی افسر مال بھگوڑا ہو جائے یا افسر اعلیٰ کی طرف سے بلانے پر پیش نہ ہو اور ضلع کا کلکٹر اس کے خلاف یا سرکاری رقم کا اخذات یا جائیداد کے لئے پیش کئے گئے ضامنون کے خلاف ایسے قانون کی دفعات کے تحت جو قومی طور پر نافذ ہو، کارروائی کرے تو وہ کلکٹر کسی ایسے مقدمہ میں ہر جانہ یا خرچہ ادا کرنے کا ذمہ دار نہیں ہوگا جو اس افسر یا ضامنون کی طرف سے اس کے خلاف دائر کیا جائے، خواہ بظاہر ایسا لگتا ہو کہ مطلوبہ رقم کا محض ایک حصہ اس افسر کے ذمے واجب الادا تھا جو بھگوڑا ہو گیا یا حاضر ہونے میں ناکام رہا یا وہ کا اخذات یا مال اس کے قبضہ میں نہیں ہے جو اس سے طلب کیا جا رہا ہو۔“

کونسل کی سفارش: انتظامیہ کے کسی حکم کو خواہ وہ معاوضہ کی رقم یا کیت جرم یا مضرت کی حقدار کے تعین کے بارے میں ہو، چیلنج کرنے کا حق اسلام نے تسلیم کیا ہے۔ جس کی دفعہ ہذا میں نفی کی گئی ہے۔ اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ اس دفعہ میں اس طرح ترمیم کر دی جائے کہ متاثرہ شخص کے لئے اس حق کا استعمال یقینی بن جائے۔ (دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۳)

قانون کشتیاں، ۱۸۷۸ء

معنونہ بالا قانون کی دفعہ ۳۴ کی عبارت حسب ذیل ہے:

”کسی قابل ادا معاوضے کی رقم کی تشخیص یا قابل قبول کرائے میں کمی سے متعلق کرتی دعویٰ کسی دیوانی عدالت میں قابل پیش رفت نہ ہوگا۔

کونسل کی سفارش: انتظامیہ کے کسی حکم کو خواہ وہ معاوضہ یا کرایہ کی رقم کے تعین کے بارے میں ہو یا جرم یا ضرر کی کیت کے متعلق چیلنج کرنے کا حق اسلام نے تسلیم کیا ہے۔ زیر نظر دفعہ میں اس کی

نفی کی گئی ہے۔ اس لئے اسلامی نظریاتی کونسل تجویز کرتی ہے کہ اس دفعہ میں اس طرح سے ترمیم کر دی جائے کہ کسی متاثرہ شخص کے لئے اس حق کے استعمال کی ضمانت حاصل ہو۔ (دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۳)

## ۵۔ قانون دستاویزات قابل بیع و شری، ۱۸۸۱ء

(p.31) مذکورہ بالا ایکٹ کی دفعات ۷۹-۸۰ میں کہا گیا ہے کہ:-

”۷۹۔ مقروض کی اعانت سے متعلق فی الوقت نافذ العمل کسی قانون کی دفعات پابندی کرتے ہوئے اور مجموعہ ضابطہ دیوانی، ۱۹۰۸ء کی دفعہ ۳۴ کے مندرجات کو متاثر کئے بغیر۔

(الف) جب پراسری نوٹ یا مبادلہ ہنڈی پر واجب الادا سود یا کسی اور شکل میں منافع کی مصرحہ شرح واضح طور پر درج ہو اور کوئی تاریخ مقرر نہ ہو جس تاریخ سے کہ سود یا کسی اور شکل میں منافع کی ادائیگی ہونی ہو، اصل سرمایہ پر واجب الادا سود یا کسی اور شکل میں منافع مصرحہ شرح کے حساب سے عائد کیا جائے گا اور قرض کی رقم پر مذکورہ سود یا منافع یا دداشت کی تاریخ سے یا ہنڈی کی صورت میں اس تاریخ سے جس تاریخ سے رقم واجب الادا ہو اس وقت تک جب تک کہ قرض کی رقم کی ادائیگی نہ ہو جائے یا مذکورہ رقم کی وصولی نہ ہو جائے یا اس تاریخ تک جس تاریخ پر مذکورہ رقم کی بازیابی کے سلسلے میں مقدمہ دائر نہ ہو جائے، جاری رہے گا۔

(ب) جب پراسری نوٹ یا مبادلہ ہنڈی پر سود سے متعلق کوئی بات درج نہ ہو اور اصل رقم پر واجب الادا سود کی شرح سے متعلق صراحت نہ ہو، کسی فریقین دستاویز کے درمیان سود سے متعلق طے پانے والے کسی ضمنی معاہدہ کا لحاظ کئے بغیر یا دداشت کی تاریخ سے یا مبادلہ ہنڈی کی صورت میں اس تاریخ سے جس تاریخ سے رقم واجب الادا ہو چھ فی صد سالانہ کی شرح سے سود لینے کی اجازت ہوگی اور مذکورہ شرح سے سود کا حساب لگایا جائے گا اس وقت تک جب تک کہ قرض کی ادائیگی نہ ہو جائے یا واجب الادا رقم کی وصولی نہ ہو جائے، یا مذکورہ رقم کی بازیابی کے سلسلے میں مقدمہ دائر نہ ہونے کی تاریخ تک۔

مگر شرط یہ ہے کہ دستاویز پر واجب الادا رقم کی صورت میں جہاں منافع سود کے علاوہ کسی اور شکل میں ہو، واجب الادا رقم پر منافع ایسی صورت میں جب دستاویز میں منافع کی شرح کی صراحت نہ ہو، درج ذیل شرح سے حساب لگایا جائے گا۔

(۱) قیمت، پٹہ، ہائر پریجز (بیع بالاقساط) یا سروس چارجز (خدمتاً نہ) کے سلسلے میں مارک اپ کی بنیاد پر منافع کی صورت میں کرایہ کی آمدنی (Rental)، اجرت یا سروس چارجز جیسی بھی صورت ہو کے لئے طے شدہ مارک اپ کی شرح پر۔

(۲) نفع و نقصان میں شراکت کی بنیاد پر منافع کی صورت میں اس شرح پر جو کہ عدالت مقدمہ کی نوعیت اور منافع میں شراکت کی بنیاد پر طے پانے والے معاہدہ کو مد نظر رکھتے ہوئے مناسب و معقول سمجھتی ہو۔

(۳) (الف) اور (ب) شتوں کے مندرجات کا لحاظ کئے بغیر دستاویزی کی واجب الادا رقم پر منافع رقم کے واجب الادا ہونے کی تاریخ سے شمار کرنے کی اجازت ہوگی جہاں کہ سود کے علاوہ کسی اور شکل میں منافع مقرر ہو اور اس وقت تک واجب الادا رقم پر منافع عائد ہوتا رہے گا جب تک واجب الادا رقم واقعتاً ادا نہ کر دی جائے۔

۸۰۔ جب دستاویز پر سود کی شرح کی صراحت نہ ہو، واجب الادا رقم پر سود کی کسی فریقین دستاویز کے درمیان سود سے متعلق طے پانے والے کسی معاہدہ کا لحاظ کئے بغیر چھ فی صد سالانہ کی شرح سے حساب لگایا جائے گا یہ سود اس تاریخ سے جس تاریخ سے فریق مقروض کی جانب سے رقم کی ادائیگی ہونی چاہئے تھی لیا جائے گا اس وقت تک جب تک قرض کی ادائیگی نہ ہو جائے یا واجب الادا رقم کی وصولی نہ ہو جائے یا اس تاریخ تک جس تاریخ کا عدالت مذکورہ رقم کی بازیابی کے سلسلے میں مقدمہ دائر ہونے کے بعد ہدایت کرے۔ مگر شرط یہ ہے کہ واجب الادا رقم پر منافع جہاں کہ دستاویز میں منافع کی شرح کی صراحت نہ ہو، درج ذیل شرح سے منافع کا حساب لگایا جائے گا اور رقم جس تاریخ سے واجب الادا ہوگی اس تاریخ سے واجب الادا رقم پر منافع لیا جائے گا اور رقم جس تاریخ سے واجب الادا ہوگی اس تاریخ سے واجب الادا رقم پر منافع لیا جائے گا اور اس وقت تک لیا جائے گا جب تک کہ واجب الادا رقم واقعتاً ادا نہ کر دی جائے۔

(الف) قیمت، پٹہ، ہائر پریجز (بیع بالاقساط) یا سروس چارجز (خدمتاً نہ) کے سلسلے میں مارک اپ کی بنیاد پر منافع کی صورت میں کرایہ کی آمدنی، اجرت یا خدمتاً نہ جیسی بھی صورت ہو، کے سلسلے میں طے کردہ مارک اپ کی شرح پر

(ب) نفع و نقصان میں شراکت کی بنیاد پر منافع کی صورت میں، وہ شرح جو عدالت مقدمہ کی نوعیت

اور معاہدہ جو منافع میں شراکت کی بنیاد پر بیکاری کمپنی اور دیون ڈگری کے درمیان ہوا ہو، کو مدنظر رکھتے ہوئے مناسب اور معقول سمجھتی ہو۔

تشریح: جب فریق مقروض دستاویز کا تصدیق کنندہ بھی ہو اور عدم ادائیگی کے باعث نادہندہ قرار دے دیا گیا ہو وہ سود یا کسی اور شکل میں منافع کی جیسی بھی صورت ہو، نوٹس کی وصولی کی تاریخ سے ہی ادائیگی کا مستوجب ہوگا۔

**کونسل کی سفارش:** محمولہ بالا تمام دفعات سود کی تعیین کے بارے میں ہیں جسے کہ اسلام میں ممنوع قرار دیا گیا ہے جیسا کہ راہنما اصول نمبر ۱۰ میں صراحت کی گئی ہے اس لئے کونسل سفارش کرتی ہے کہ ان دفعات کو حذف کر دیا جائے یا ان میں مناسب ترمیم کر دی جائے کہ سود کا لین دین قانون ہذا کی رو سے ممنوع قرار پائے۔

## ۶۔ قانون انتقال جائیداد، ۱۸۸۲ء

ایک معنونہ بالا کی دفعہ ۵۰ حسب ذیل ہے:-

”۵۰۔ کسی شخص کے ذمے کسی غیر منقولہ جائیداد کا کرایہ یا منافع واجب الادا نہیں ہوگا جو اس نے نیک نیتی سے ادا کر دیا ہو یا ایسے شخص کے حوالے کر دیا ہو جسے وہ نیک نیتی سے اس جائیداد کا مالک سمجھتا ہو۔ خواہ بعد میں اس بات کا انکشاف ہو جائے کہ جس شخص کو ادائیگی کی گئی، اسے وہ کرایہ یا منافع وصول کرنے کا کوئی اختیار نہیں تھا۔“

**کونسل کی سفارش:** اسلامی کونسل کے مطابق اگر محمولہ بالا شخص کسی دوسرے شخص کے حق کی خلاف ورزی کرتا ہے یا جائیداد میں مداخلت کا مرتکب ہوتا ہے یا ناجائز منافع یا فائدہ حاصل کرتا ہے تو اسلامی احکام کی رو سے متاثرہ شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ خلاف ورزی کا ہرجانہ طلب کرے۔ پس کونسل تجویز کرتی ہے کہ اس دفعہ میں ضروری ترمیم کر دی جائے۔

## ۷۔ خیراتی اوقاف ایکٹ، ۱۸۹۰ء

معتونہ بالا ایکٹ کی دفعہ ۱۳ حسب ذیل سے عبارت ہے:-

”۱۳۔ حکومت کے خلاف کسی ایسے فعل کی بابت جو قانون ہذا کے تحت کیا گیا ہو یا کیا گیا متصور ہوتا ہو یا کسی فرض کی ادائیگی میں جس کی بجا آوری حکومت کے ذمے ہو، مہینہ غفلت یا کوتاہی کی

بنائے یا قانون ہذا کے تحت حاصل اختیار کو استعمال کرنے یا استعمال کرنے میں ناکامی کی بابت کوئی مقدمہ دائر نہیں کیا جائے گا، نہ ہی خیراتی اوقاف کے خزانچی کے خلاف کوئی کارروائی کی جائے گی۔ سوائے جب کہ اس پر جائیداد کے بارے میں عدم اختیار برتنے کا الزام ہو جو کہ خیراتی غرض سے ٹرسٹ کے مقاصد میں نہ آتا ہو۔ یا جب اس پر اپنے زیر تصرف جائیداد کو نقصان پہنچانے یا غلط طور پر استعمال کرنے یا آمدنی وصول کرنے کا الزام لگایا گیا ہو بشرطیکہ وہ نقصان یا غلط استعمال اس کی غفلت یا لاپرواہی کے باعث واقع ہوا ہو۔،

کونسل کی سفارش: اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے مہلک اور جائز حدود و نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔ اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔ (دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۸۔ نجی جائیداد کا سرکاری انتظام ایکٹ، ۱۸۹۲ء

مذکورہ بالا ایکٹ کی دفعہ ۸ کی عبارت ہے:-

”۸۔ جہاں کوئی سرکاری ادارہ مذکورہ بالا نگرانی سے وابستہ ہو، تو صوبائی حکومت کو اس لاگت کا تعین کرنے والے واحد جج کی حیثیت حاصل ہوگی جو اس نگرانی پر خرچ آئے، اور اس کے فیصلہ کو کسی عدالت قانون میں یا بصورت دیگر چیلنج نہیں کیا جائے گا۔،

کونسل کی سفارش: اس دفعہ میں صوبائی حکومت کو واحد جج قرار دیا گیا ہے۔ اسلامی احکام کے مطابق انتظامیہ کے فیصلوں کو قطعی حیثیت نہیں دی جاسکتی۔ اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ اس دفعہ میں اس طرح ترمیم کردی جائے کہ صوبائی حکومت کے حکم/ فیصلہ کے خلاف کم از کم ایک ایبل کا حق مل سکے۔

۹۔ سندھ زیر بار املاک ایکٹ ۱۸۹۶ء

محولہ بالا ایکٹ کی دفعہ ۳۸ کی عبارت ہے کہ:-

”۳۸۔ قانون ہذا کی تعمیل میں نیک نیتی سے کئے ہوئے کسی شخص کے فعل کی بابت کوئی مقدمہ یا دیگر کارروائی نہیں کی جائے گی۔،

کونسل کی سفارش: اسلام، ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال

یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب نہیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔ اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔ (دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

#### ۱۰۔ قانون جذامیاں، ۱۸۹۸ء

ایک معنوںہ بالا کی دفعہ ۱۸ حسب ذیل ہے کہ:-

”۱۸۔ کسی افسر یا شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت جو اس نے قانون ہذا کے احکام کے تحت یا ان کی تعمیل میں نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو، کوئی مقدمہ، ناش یا دیگر قانونی کارروائی نہیں کی جائے گی۔“

کونسل کی سفارش: اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔ اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔ (دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

#### ۱۱۔ قانون ڈاک خانہ جات، ۱۸۹۸ء

محولہ بالا قانون کی دفعہ ۲۸ میں کہا گیا ہے کہ:-

”۲۸۔ حکومت یا ڈاک خانہ کے کسی افسر کے خلاف حسب ذیل کے بارے میں کوئی ناش یا دیگر قانونی کارروائی نہیں کی جائے گی:

(الف) کوئی کام جو باب ہذا کے تحت وفاقی حکومت کی طرف سے وضع کردہ قواعد کی تعمیل میں کیا گیا ہو۔

کونسل کی سفارش: محکمہ ڈاک ایک سرکاری ادارہ ہے۔ جب یہ لوگوں سے فیس وصول کرتا ہے تو اسے ذمہ داری بھی قبول کرنی چاہئے کیونکہ اس بارے میں اسلام کا مسلمہ اصول ہے ”الخراج بالضمان“، منافع اور وجوہات ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ پس کونسل تجویز کرتی ہے کہ حکومت کو ایسے نقصانات کی تلافی کی ضمانت کا اہتمام کرنا چاہئے لہذا اس دفعہ میں مناسب ترمیم بروئے کار لائی جائے۔

۱۲۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری، ۱۸۹۸ء

مذکورہ بالا ایکٹ کی دفعہ میں ۱۳۲ میں کہا گیا ہے کہ:-

”۱۳۲ کسی شخص پر کسی فعل کی بابت جس کا باب ہذا کے مطابق وقوع میں آنا ظاہر کیا جائے، کوئی استغاثہ کسی عدالت فوجداری میں دائر نہ کیا جائے گا الا منظور صوبائی حکومت، اور

(الف) کوئی مجسٹریٹ یا پولیس آفسر جو نیک نیتی سے باب ہذا کے مطابق عمل کرے۔

(ب) (p.36) کوئی شخص جو باقاعدگی سے حکم متعلقہ دفعہ ۱۲۸ اور دفعہ ۱۳۰ یا دفعہ ۱۳۱-الف کے مطابق نیک نیتی سے کوئی فعل کرے۔

(د) مسلح افواج کا کوئی ادنیٰ افسر یا سپاہی، ملاح یا ہوا باز جو کسی حکم کی تعمیل میں کوئی فعل کرے جس کا بجا لانا اس پر واجب ہو۔ ایسا فعل کرنے سے جرم کا مرتکب نہ سمجھا جائے گا۔

مگر شرط یہ ہے کہ مسلح افواج کے کسی افسر یا سپاہی ملاح یا ہوا باز کے خلاف ایسا کوئی استغاثہ دائر نہ کیا جاسکے گا سوائے وفاقی حکومت کی منظوری سے۔

کونسل کی سفارش: (۱) مذکورہ بالا دفعہ کے تحت ایسے جرائم جو قانون ہذا کے زمرے میں آتے ہوں کے سلسلے میں بالترتیب صوبائی حکومت یا وفاقی حکومت کے افسر مجاز سے پیشگی منظوری حاصل کرنے کے بعد ہی استغاثہ دائر کیا جاسکتا ہے۔ یہ کونسل کی سوچی سمجھی رائے ہے کہ قرآن و سنت کے احکام کے مطابق متاثرہ شخص پر ایسی پابندی عائد کرنا انصاف کے منافی ہے۔ لہذا اسلامی نظریاتی کونسل نے تجویز کیا ہے کہ مذکورہ دفعہ میں ترمیم کی جائے تاکہ متاثرہ شخص کو کسی مجاز افسر سے پیشگی منظوری کے بغیر ہی مقدمہ دائر کرنے کا حق حاصل ہو (دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۳)

(۲) اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے موارے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔ اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔ (دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۱۳۔ سر اجے اور خارشٹ (گھوڑوں کی بیماریوں) سے متعلق قانون، ۱۸۹۹ء

معنونہ بالا ایکٹ کی دفعہ ۱۶ کی عبارت ہے کہ:-

۱۲۔ کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی استغاثہ، نالش یا دیگر قانونی کارروائی شروع نہیں کی جائے گی جو اس نے قانون ہذا کے تحت نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنا مقصود ہو۔،

کونسل کی سفارش: اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے مآثرانے جائز حدود و نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔ اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔ (دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۱۳۔ پاکستان اسکے سازی کا قانون، ۱۹۰۶ء

قانون معنوںہ بالا کی دفعہ ۲۲ کی عبارت ہے کہ:-

۲۲۔ کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت جو اس نے قانون ہذا کے احکام کے تحت یا ان کی تعمیل میں نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنا مقصود ہو، کوئی مقدمہ، نالش یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہو سکتی۔،

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے مآثرانے جائز حدود و نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔ اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔ (دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۱۵۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی، ۱۹۰۸ء

اس قانون کی دفعہ ۳۳ (۱) میں کہا گیا ہے کہ:

۳۳ (۱) جہاں اور جس حد تک ڈگری رقم کی ادائیگی کے لئے ہو، عدالت ڈگری میں یہ حکم دے سکتی ہے کہ ڈگری (کی رقم) پر سود اس شرح سے لگایا جائے گا جسے عدالت معقول خیال کرے۔ یہ سود اس اصل رقم پر لاگو ہوگا جس کا فیصلہ عدالت کرے گی۔ اور اس تاریخ سے لاگو ہوگا جس تاریخ کو نالش دائر ہوگی اور اس تاریخ تک ہوگا جس تاریخ کو ڈگری جاری ہوگی اور یہ سود، اس سود کے علاوہ ہوگا جس کا فیصلہ عدالت نالش دائر ہونے سے پہلے کسی مدت کے لئے اصل رقم پر کرے گی۔ اس کے علاوہ اس پر مزید اتنا سود عائد کیا جائے گا جسے عدالت معقول خیال کرے گی اس مجموعی رقم پر جس کا فیصلہ عدالت کرے گی اور یہ سود ڈگری کی تاریخ سے لے کر ادائیگی کی تاریخ تک ہوگا۔ یا اس سے پہلے کی کسی ایسی

تاریخ تک جسے عدالت مناسب خیال کرے گی۔

(۲) اس صورت میں جب کہ ڈگری مذکورہ مجموعی رقم پر، جیسا کہ پہلے کہا گیا، ڈگری کی تاریخ سے لے کر ادائیگی کی تاریخ تک یا اس سے پہلے کی کسی دوسری ایسی تاریخ تک جسے عدالت معقول خیال کرے مزید سود کی ادائیگی کے بارے میں خاموش ہو تو یہ سمجھا جائے گا کہ عدالت نے (اس) سود کی ادائیگی سے انکار کر دیا ہے۔ اور اس سود کی ادائیگی کے لئے کوئی الگ درخواست دائر نہیں کی جائے گی۔

کونسل کی سفارش: مذکورہ بالا دفعہ کا تعلق عدالت کی جانب سے سود کی تعیین سے ہے جو اسلام میں حرام ہے جیسا کہ کونسل کے رہنما اصول نمبر میں کہا گیا ہے۔ لہذا کونسل کی سفارش ہے کہ اس دفعہ کو حذف کر دیا جائے۔

مذکورہ بالا قانون کی دفعہ ۳۴ (اے) میں کہا گیا ہے کہ:-

”۳۴ (اے) (۱) اس صورت میں جب کہ عدالت کی یہ رائے ہو کہ نالاش دائر کرنے کا مقصد یہ تھا کہ کسی ایسی سرکاری رقم کی ادائیگی سے بچا جائے جو شکایت کنندہ کو یا اس کی جانب سے کسی اور شخص کو ادا کرنی تھی تو عدالت ایسی نالاش کو خارج کرتے ہوئے یہ حکم دے سکتی ہے کہ اس واجب الادا سرکاری رقم پر دونی صد کی شرح سے سود بھی واجب الادا ہوگا اور یہ سود مروجہ بینک ریٹ کے علاوہ ہوگا،“

(۱) اس صورت میں جب کہ عدالت کی رائے یہ ہو کہ شکایت کنندہ سے سرکاری واجبات کی وصولی صحیح نہ تھی تو اس صورت میں عدالت نالاش کو نمٹاتے ہوئے یہ حکم دے سکتی ہے کہ شکایت کنندہ سے وصول شدہ رقم پر بینک ریٹ کے علاوہ دونی صد کے حساب سے مزید سود ادا کیا جائے گا۔

وضاحت:

اس دفعہ میں:-

(اے) بینک ریٹ کا مطلب ہے وہ بینک ریٹ جو سٹیٹ بینک آف پاکستان کے ایکٹ مجریہ ۱۹۵۶ء کے تحت متعین اور مستہتمر کیا گیا ہو، اور

(ب) سرکاری واجبات میں وفاقی حکومت کے زیر ملکیت کسی بینک، یا کسی کارپوریشن یا وفاقی حکومت یا کسی صوبائی حکومت یا مقامی ادارے کے زیر ملکیت مازر انٹرنیشنل کسی فیکٹری کے واجبات بھی شامل ہیں۔ حکم نمبر ۲۳

قاعدہ نمبر ۳ شکایت کنندہ کو کسی ایسی رقم پر کوئی سودا نہیں کیا جائے گا جو مدعا علیہ نے ایسے نوٹس کو وصولی کی تاریخ سے جمع کرائی ہو خواہ وہ رقم جو جمع کروائی گئی دعویٰ میں طلب کی گئی پوری رقم ہو یا اس سے کم۔ حکم نمبر ۳۳ قاعدہ نمبر ۱۱ ایسی ڈگری میں جو شے مرہونہ کی ضابطی، فروخت یا ادائیگی کے لئے جاری کی گئی ہو، جب کہ اس پر سود قانوناً قابل وصول ہو تو عدالت حکم دے سکتی ہے کہ سود مندرجہ ذیل صورت میں ادا کیا جائے یعنی

(۱) اس تاریخ تک یا اس تاریخ سے پہلے تک جس تاریخ کو رقم واجب الادا قرار پائی ہو یا قرار دی گئی ہو جو ابتدائی ڈگری کے تحت راہن یا کسی ایسے شخص کی جانب سے ادا کی جانی ہو جو رہن کو چھڑانا چاہتا ہو۔

(۱) اصل رقم پر جو رہن پر واجب الادا پائی گئی ہو یا قرار دی گئی ہو، اس شرح سے جو اصل رقم پر واجب الادا ہو، اور اس صورت میں جب کہ ایسی کوئی شرح مقرر نہ ہوئی ہو اس شرح سے جسے عدالت معقول خیال کرے۔

(۲) اس رقم پر جو ناش کے اخراجات کے طور پر ابتدائی ڈگری کی تاریخ سے مرتہن کو اس شرح سے ادا کئے جائیں جسے عدالت معقول خیال کرے۔ اور

(۳) اس رقم پر جس کا فیصلہ (ناش) کے اخراجات، مصارف اور چارجز وغیرہ کی بنیاد پر مرتہن کے حق میں کیا گیا ہو اور جو اس نے رہن شدہ کفالت کے حوالے سے ابتدائی ڈگری کی تاریخ تک واقعی برداشت کئے ہوں اور جنہیں رہن کی رقم میں شامل کر لیا گیا ہو۔ اس رقم پر سود کی شرح وہ ہوگی جس پر فریقین متفق ہوں اور اگر ایسی کوئی شرح نہ ہو تو اس شرح پر جو اصل رقم پر قابل ادائیگی ہو اور اگر یہ دونوں شرحیں متعین نہ ہوں تو نو (۹) فی صد سالانہ کی شرح سے۔ اور

(ب) بعد میں لاگو ہونے والا سو حقیقی ادائیگی ہونے کی تاریخ تک اس شرح کے حساب سے جسے عدالت معقول خیال کرے۔

(۱) اصل رقم کے اس مجموعے پر جس کی وضاحت شق (a) میں کی گئی ہے اور اس پر سود جس کا شمار مذکورہ شق کی بنیاد پر کیا گیا ہو۔ اور

(۲) ایسے مزید اخراجات، مصارف اور چارجز کی رقم پر جو قاعدہ ۱۰ کے تحت قابل ادائیگی ہوں اور جن کا فیصلہ مرتہن کے حق میں ہوا ہو۔

کنسل کی سفارش:

محولہ بالا دفعات اور احکامات سود کی تعیین یا اس کے بارے میں عدالت کے فیصلے سے تعلق رکھتے ہیں، لیکن اسلام میں سود حرام ہے جیسا کہ کنسل نے اپنے رہنما اصول نمبر ۱ میں کہا ہے۔ لہذا کنسل کی سفارش ہے کہ ان وضاحت اور احکامات کو حذف کر دیا جائے۔

۱۶۔ قسمت کراچی کا دوالہ ایکٹ، ۱۹۰۹ء

محولہ بالا قانون کی دفعہ ۴ میں کہا گیا ہے کہ:-

”کسی ”سرکاری مہتمم قرض“ کے خلاف ڈیویڈنڈ کے لئے کوئی نالاش دائر نہ کی جاسکے گی لیکن اس صورت میں جب کہ ”سرکاری مہتمم قرض“، ڈیویڈنڈ ادا کرنے سے انکار کر دے تو عدالت ایسے قرض خواہ کی درخواست پر جسے ایسے انکار سے ضرر پہنچا ہو، یہ حکم دے سکتی ہے کہ مہتمم قرضہ مطلوبہ ڈیویڈنڈ ادا کرے اور اپنی رقم سے اس کا سود بھی اس شرح سے اور اس وقت سے جس کا تعیین کیا جائے یعنی جس وقت سے وہ ڈیویڈنڈ روکا گیا ہو ادا کرے۔ اور نالاش کے اخراجات بھی ادا کرے۔

دوسرا شیڈول، پیرا (۱) (۲۳۱) کوئی قرض یا متعین رقم جس پر سود محفوظ نہ ہو یا طے شدہ نہ ہو اور وہ اس وقت واجب الادا ہو جب مقرض کو دیوالیہ قرار دے دیا جائے اور جو قانون ہذا کے تحت قابل ثبوت ہو تو قرض خواہ اسے سود کی وصولی کے لئے ثابت کر سکتا ہے۔ سود کی شرح چھ فی صد سالانہ سے زیادہ نہ ہوگی۔

(اے) اگر قرضہ یا رقم کسی تحریری دستاویز کی بنیاد پر کسی معین وقت پر قابل ادائیگی ہو اس وقت سے جب ایسا قرضہ یا رقم قابل ادائیگی تھی عدالتی فیصلے کی تاریخ تک (سود ادا کیا جائے گا)۔ یا  
(ب) اگر قرضہ یا رقم کسی اور صورت میں اس وقت سے قابل ادائیگی ہو جب کہ تحریری صورت میں مقرض کو نوٹس دیتے ہوئے ادائیگی کا مطالبہ کیا گیا ہو کہ سود اس تاریخ سے لیا جائے گا جس تاریخ کو مطالبہ کیا گیا ہو۔ اور اس تاریخ تک جس تاریخ کو فیصلہ کیا گیا ہو۔

کنسل کی سفارش: مندرجہ بالا دفعہ اور پیرا گراف کا تعیین سود کی تعیین اور عدالت کی ڈگری کے تحت اس کے فیصلے سے ہے۔ جب کہ سود اسلام میں حرام ہے جیسا کہ کنسل کے رہنما اصول نمبر ۱ میں کہا گیا ہے۔ لہذا اسلامی نظریاتی کنسل سفارش کرتی ہے کہ یہ دفعہ اور پیرا حذف کر دیا جائے۔  
..... (جاری ہے)